روزہ

احکام ومسائل

مؤلف

مفتی سعید الظفر صاحب قاسمی

مفتی واستاذ حدیث جامعہ اشرفیہ روضۃ العلوم، ٹانڈہ

سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند

ناشر

دار الترجمۃ والتحقیق

ٹنڈولہ، ٹانڈہ، رامپور، یوپی، الہند



روزہ - احکام ومسائل

مؤلف

مفتی سعید الظفر صاحب قاسمی

مفتی واستاذ حدیث جامعہ اشرفیہ روضۃ العلوم، ٹانڈہ

سابق معین مدرس دار العلوم، دیوبند

ناشر

دار الترجمۃ والتحقیق

ٹنڈ ولہ ٹانڈہ بادلی، رامپور

اشاعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب : رزوہ-احکام ومسائل

مؤلف : مفتی سعیدالظفر قاسمی

+91 9012454047

saeeduzzafar1984@gmail.com

تعداد صفحات : 56

کمپوزنگ : محمد عبداللہ سلیمان

قبا گرافکس حیدرآباد +91 9704172672

qubagraphics1@gmail.com



☆ دارالترجمہ والتحقیق، ٹنڈولہ، ٹانڈہ، رام پور، یوپی، فون نمبر: 9012454047

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾

(البقرة :۱۸۵)

فہرست مضامین

ان صورتوں کا بیان جن میں قضا اور کفارہ واجب ہے ۵۱

ان صورتوں کا بیان جن میں صرف قضاء واجب ہے ۵۳

میری بات

عبادات اسلام کا مغز ہیں، انسانی دنیا کا وجود عبادات کی ادائیگی کے لئے ہے، صرف یہی ذریعہ ایسا ہے جو انسان کو اپنے رب حقیقی سے قریب تر کرتا ہے۔

عبادات میں بھی عظمت اور اہمیت کے لحاظ سے کافی فرق ہے رمضان کو ہی لیجئے کہ صد ہا برکات اور خیرات اپنے پہلو میں لئے ہوئے ہے، روزہ کا تو کہنا ہی کیا کہ جس کے بارے میں سرکاری اعلان ہے کہ اس کا بدلہ میں ہی دوں گا، ہم اس کی جتنی قدر کریں کم ہی کم ہے، ہمارے مسلمان بھائیوں کی بڑی تعدا ہے جو روزہ ہی نہیں رکھتی، کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ روزہ تو رکھتے ہیں مگر مسائل کی عدم واقفیت کراہت میں لے جاتی ہے، اس لئے روزہ اور اس کے مسائل کو سیکھنے کی ضرورت ہے، اللہ کا شکر ہے کہ انھی تقاضوں کی بناء پر یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے ۔آمین

سعید الظفر

۲۹رشعبان: ۱۴۴۰ھ

رمضان کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی آسانی کے لئے بارہ مہینے تجویز فرمائے؛ لیکن ان میں رمضان کو جو اہمیت حاصل ہے دوسروں کو نہیں، رمضان المبارک کے سلسلہ میں ذخیرۂ احادیث میں بے شمار ارشادات رسول اکرم ﷺ کے موجود ہیں، رمضان کی اہمیت اور عظمت ہو یا اس کی برکتوں کا بیان، گناہوں کی بخشش کا سوال ہو، یا خیر کے دروازوں کے کھلے رہنے کا تذکرہ، غرض رمضان کے حوالہ سے ہر ہر پہلو نمایاں اور بے شمار خصوصیتیں لئے ہوئے ہے، نبی اکرم ﷺ اس ماہِ مبارک کے استقبال کے لئے بے چین رہتے تھے، رمضان کے انتظار میں شعبان کا ایک ایک دن شمار کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''نبی کریم ﷺ جتنا شعبان کے ایام گننے کا اہتمام فرماتے تھے اتنا دیگر مہینہ کا اہتمام نہ فرماتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے، اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو ٣٠ر کا عدد پورا فرماتے تھے''(١)

گنہگاروں کے لئے خصوصی عنایت:

اس مقدس مہینہ کی برکت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور گنہ گار بندوں پر خصوصی عنایت کا معاملہ کیا جاتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو شخص ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے،

(١) ابوداؤد: ١/٣١٨، مشکوۃ ١٧١

اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص ایمان اوراخلاص کے ساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے، اسی طرح جو شخص شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ مشغول عبادت رہے، اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں‘‘(۱)

روزہ دار کے لئے قرآن کی سفارش

رمضان کی خصوصیات میں نماز تراویح ہے، بندہ پروردگارِ عالم کے حضور پورے مہینے رات میں قیام کرتا ہےاور قرآن پڑھتا اور سنتا ہے، میدان محشر میں قرآن کریم بھی بندے کے لئے سفارش کرے گا، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

’’روزہ اور قرآن کریم بندہ کے لئے سفارش کریں گے روزہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما؛ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائی گی‘‘(۲)

رمضان میں آپ ﷺ کی جودوسخا

اس ماہ کے تقدس کی وجہ سے عبادات میں اضافہ ہوجاتا ہے، ہرانسان کو چاہیے کہ عزیز واقارب اور غرباء پر خرچ کرنے میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرے، یہی پیارے آقا ﷺ کی سنت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

(۱) بخاری:۲۵۵۱، رقم ۱۸۶۳
(۲) مشکوۃ شریف ۱۷۳/۱

''جب رمضان کا مہینہ آتا تو آنحضرت ﷺ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر سائل کی مراد پوری فرماتے تھے'' (۱)

سحری کا کھانا باعث برکت ہے

روزے کی ابتداء صبح صادق سے ہوتی ہے، اور اس سے پہلے سحری کا کھانا کھایا جاتا ہے، جو مسنون ؛ ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو سحری کھانے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ (۳)

آپ نے اس کھانے میں برکت کی بشارت دی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانا باعث برکت ہے'' (۴)

چاند دیکھنے کا حکم

ہمارے زمانہ میں غفلت پائی جاتی ہے کہ لوگ چاند دیکھنے کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ جن مہینوں سے اسلامی عبادت متعلق ہیں، مثلاً رمضان، شوال اور ذالحجہ ان کے لئے انتیسویں تاریخ کو چاند دیکھنا حنفیہ کے نزدیک واجب علی الکفایہ ہے (۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"احصوا اهلال شعبان لرمضان" (۶)

رمضان کے لئے شعبان کے چاند کا اہتمام کرو'

اور جن مہینوں سے کوئی نفل عبادت متعلق ہے جیسے شعبان (پندرہ شعبان کا روزہ) محرم (یوم عاشوراء کا روزہ) تو ان کا چاند دیکھنا بھی مسنون ہے، اور ان مہینوں کے علاوہ ہر مہینہ

(۱) مشکوۃ شریف ۱۷۴۱
(۲) مسلم: ۱/۳۵۰۱۔ مشکوۃ: ۱/۱۷۵
(۴) فتح القدیر: ۲/۲۴۲

(۱) شامی زکریا: ۳/۴۰۰
(۳) بخاری ۱/۱۵۷
(۵) ترمذی: ۱/۱۴۸

میں ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) میں روزہ رکھنے کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے، تو ان کے لئے بھی چاند کا دیکھنا کم از کم مستحب ہے۔(۱)

تو خلاصہ یہ ہے کہ سال کے بارہ مہینوں کا چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ الگ بات ہے کہ بعض ماہ کے لئے چاند دیکھنا واجب اور بعض کے لئے مسنون اور بعض کے لئے مستحب ہے۔

چاند دیکھنے کی دعا:

چاند نظر آجائے تو دعاء بھی پڑھنا چاہیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعاء پڑھتے تھے۔

”اَللّٰهُ اَكْبَرُ! اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَاتُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّىْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ“(۲)

”اللہ اکبر، ہم پر اس چاند کو امن وایمان اور سلامتی اور اسلام، نیز اسی چیز کی توفیق کے ساتھ طلوع فرما جیسے آپ پسند فرماتے ہیں، اور جس میں آپ کی خوشنودی ہے۔(اے چاند) میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے“

اس موقع پر اہم بات یہ ہے کہ دعا پڑھتے یا چاند دیکھتے وقت چاند کی طرف اشارہ کرنا مکروہ ہے؛ اس لئے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ نئے چاند کی طرف اشارہ کرتے تھے۔(۳)

رمضان میں اعتکاف کا حکم

رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف (۴) سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی

(۱) قاموس الفقہ: ۳۴۲/۵ (۲) المغنی: ۵/۳ (۳) فتح القدیر: ۲۴۳/۱

(۴) اعتکاف: عربی زبان کا ایک لفظ ہے، جس کے معنی ٹھہرنے اور اپنے آپ کو روک لینے کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں مسجد کے اندر نیت کے ساتھ اپنے آپ کو مخصوص چیزوں سے روکے رکھنے کا نام ہے۔

اگر کسی ایک شخص نے بھی اعتکاف کرلیا تو سبھوں کے ذمہ سے ترک سنت کا گناہ ختم ہوجائے گا اور اگر کسی نے نہیں کیا تو تمام لوگ ترک سنت کے مرتکب ہوں گے اور گنہ گار رہوں گے۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے پابندی کے ساتھ اعتکاف فرمایا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے رہے پھر آپ کے بعد ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف فرمایا، (۲) آپ ﷺ ایک سال اعتکاف نہ کرسکے تو دوسرے سال بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔(۳)

---

(۱) ھدایہ:۱/۲۰۹، مراقی الفلاح:۴۳۲

(۲) بخاری:باب الاعتکاف العشر الاواخر رقم:۲۰۳۶

(۳) ابوداؤد:باب الاعتکاف رقم:۲۴۶۴

روزہ کا بیان

روزہ اسلام کی اہم ترین عبادت ہے ؛ بلکہ اس کے بنیادی ارکان میں سے ہے روزہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے، کھانے پینے کے تمام اسباب موجود ہیں ؛لیکن ایک دانہ حلق سے نیچے نہیں جا سکتا، پانی کی کمی نہیں اور پیاس نے لب ودہن کو خشک کررکھا ہے،لیکن کیا مجال کہ کوئی گھونٹ حلق کو تر کرے، دن بھر تپنے کے بعد روزہ دار سورج ڈوبتے ہی اللہ کے حکم سے کھاتا ہے، یہ سب گویا اپنے رب سے تعلق ومحبت کی نشانی ہے کہ سب کو چھوڑ کر اس کی خوشی حاصل کرتا ہے،اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا، یا یہ کہ میں خود اس کی جزا ہوں ۔(۱)

روزہ کا مقصد

قرآن کریم نے روزہ کا مقصد خاص تقویٰ کا حصول بیان کیا ہے؛ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن﴾(۲)

''اے ایمان والوں! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر،تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ'' (ترجمہ شیخ الہند)

(۱) بخاری کتاب الصوم :۲۵۴/۱ (۲) سورۂ بقرہ:۱۸۳

تقوی ضبط نفس کا نام ہے، پیٹ اور نفسانی خواہشات گناہ کے سب سے بڑے دروازے ہیں، ہر گناہ کا تعلق ان دو چیزوں سے جڑتا ہے۔

روزہ صبح سے شام تک حرام تو کجا حلال اور جائز طریقہ پر بھی ان خواہشات کو برتنے اور عمل میں لانے کی اجازت نہیں دیتا، جو بندہ مسلسل ایک ماہ تک اپنے نفس کو پابند رکھے گا یقیناً اس میں ضبط کی صلاحیت پیدا ہوگی اور وہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا سکے گا، اسی کا نام تقویٰ ہے۔

روزہ کے لغوی واصطلاحی معنی

روزہ کو عربی زبان میں ''صوم'' کہا جاتا ہے، صوم کے لغوی معنی ''رکنے'' کے ہیں، خاص طور پر کھانے پینے سے رکنا۔(۱)

شرعی اصطلاح میں ''صوم'' کہا جاتا ہے، صبح صادق (۲) سے غروب آفتاب (۳) تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع (ہمبستری) سے رکے رہنا۔(۴)

روزے کی نیت

نیت کی تعریف یہ ہے۔

''النیت معرفته بقلبه أن یصوم کذا''(۵)

---

(۱) البحر الرائق:۲۵۹/۲

(۲) صبح صادق وہ سپیدی ہے جو مشرق کی جانب آسمان کے کنارے پر شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نظر آئے، وہ آناً فاناً بڑھتی رہتی ہے، غائب نہیں ہوتی اور جو روشنی اس سے بیشتر آسمان کے بیچ میں نظر آتی ہے جو تھوڑی دیر بعد غائب ہوجاتی ہے وہ صبح کاذب کہلاتی ہے۔(نور الاصباح:ص:۴۶) اور روزہ صبح صادق سے شروع ہوتا ہے صبح کاذب سے نہیں۔

(۳) سورج کی ٹکیہ غائب ہوتے ہی مشرق کی جانب سے اندھیرا ظاہر ہوتا ہے یہ اندھیرا غروب آفتاب کی نشانی ہے۔(فتاوی محمودیہ:۲۱۰/۱۰)

(۴) ہندیہ:۱۹۴/۱ (۵) ہندیہ:۱۹۵/۱

یعنی نیت اصل میں دل سے اس بات کو سمجھ لینے کا نام ہے کہ وہ فلاں روزہ رکھ رہا ہے اس تعریف سے معلوم ہوا کہ نیت اصل میں دل کے ارادہ کا نام ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں ہے، زبان سے بھی کہہ لے تو مزید بہتر ہے۔

روزہ کی اقسام:

روزہ کی چھ اقسام ہیں:

۱) فرض معین یعنی وہ روزہ جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین ہیں۔

۲) فرض غیر معین یعنی وہ روزہ جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین نہ ہو۔

۳) واجب معین یعنی جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین ہو۔

۴) واجب غیر معین یعنی وہ روزہ جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین نہ ہو۔

۵) مسنون روزہ۔

۶) مستحب روزہ۔

(۱) فرض معین روزے

فرض معین روزے یعنی جن کی ادائیگی کا وقت معین ہو اور وہ رمضان کے روزے ہیں جن کی ادائیگی کے لئے کچھ سال میں ایک ماہ متعین ہے۔

رمضان کے روزے فرض ہیں، یہ روزے ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں فرض ہوئے۔(۱)

رمضان کے روزہ کی نیت اگر رات سے کر لے تب بھی صحیح ہے اور اگر رات سے نیت نہیں کی تھی کہ صبح ہوگئی اور دن چڑھ آیا اور ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو نصف نہار شرعی (۲)

---

(۱) البدایہ والنہایہ:۲۵۴/۳

(۲) نہار شرعی سے مراد صبح صادق کے طلوع ہونے سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے اس پورے وقت کے گھنٹہ کو شمار کرو تو جو نصف یعنی درمیانی گھنٹہ ہو وہی نصف نہار شرعی کہلائے گا (نور الایضاح) اب اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پہلے نیت کر لی تو روزہ صحیح ہوجائے گا۔

تک نیت کرنے کی گنجائش ہے۔(۱)

رمضان کے روزوں کی نیت کے سلسلہ میں یہ بات بھی لائق توجہ ہے کہ ہر دن کے روزہ کے لئے الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے۔(۲)

رمضان کا روزہ فرض ہونے کی شرائط:

رمضان کا روزہ اس شخص پر فرض ہوگا جس میں تین باتیں پائی جائیں:

۱) مسلمان ہو غیر مسلم پر روزہ فرض نہیں ہے۔

۲) عاقل ہو یعنی دماغی توازن درست ہو، پاگل اور مجنون پر روزہ فرض نہیں۔

۳) بالغ ہو نابالغ پر روزہ فرض نہیں ہے۔

(۲) فرض غیر معین روزے

وہ روزے جو فرض ہیں لیکن ان کی ادائیگی کے لئے وقت متعین نہیں ہے اور وہ رمضان کی قضا کے روزے ہیں (۳) رمضان کی قضا روزے کی نیت کے لئے ضروری ہے کہ رات ہی سے نیت کی جائے، صبح کی نیت سے رمضان کا قضاء روزہ ادا نہیں ہوگا۔(۴)

(۳) واجب معین روزے

وہ روزے جو واجب ہیں؛ لیکن ان کی ادائیگی کے لئے اوقات متعین ہیں، اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱- کسی نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو فلاں دن یا فلاں تاریخ یا فلاں مہینے کے روزے رکھوں گا ان ہی ایام میں رکھنا واجب ہے، ان کو نذر معین بھی کہتے ہیں۔

۲- ایک شخص نے رمضان کا چاند خود اپنی آنکھ سے دیکھا، لیکن کسی شرعی وجہ سے قاضی نے

---

(۱) ہندیہ:۱/۱۹۰ (۲) ہندیہ:۱/۱۹۵

(۳) بعض فقہاء نے کفارات کے روزوں کو فرض روزوں میں شمار کیا ہے، لیکن ہم نے ان واجب غیر معین میں شمار کیا ہے۔ (۴) عمدة الفقه :۳/۱۳۱

اس کی گواہی قبول نہیں کی، تو اس شخص پر اس دن کا روزہ رکھنا واجب ہے۔(۱)

ان دونوں صورتوں میں نیت کا وہی طریقہ ہے جو رمضان کے ادا روزے کا ہے یعنی رات سے بھی کر سکتے ہیں اور نصف النہار شرعی سے پہلے تک بھی کر سکتے ہیں۔(۲)

(۴) واجب غیر معین روزے

یہ چوتھی قسم ہے، اس سے مراد وہ روزے ہیں جو واجب ہوں اور ان کی ادائیگی وقت کے ساتھ مقید نہ ہو، اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱- کسی نے دن، تاریخ اور مہینے کی قید کے بغیر نذر مانی مثلاً اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں ایک دن کا روزہ رکھوں گا، تو اس روزہ کی ادائیگی واجب ہے اور چونکہ کسی دن کے ساتھ مقید نہیں ہے اس لئے جب چاہے رکھ سکتا ہے۔ اس کو نذر غیر معین بھی کہتے ہیں، اس روزہ کے لئے رات سے نیت کرنا ضروری ہے، صبح صادق کے بعد نیت کی تو نذر کی طرف سے روزہ درست نہیں ہوگا۔(۳)

۲- واجب غیر معین روزے کی دوسری صورت یہ ہے کہ کسی نے متعین دن یا تاریخ کے ساتھ یہ نیت کی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں عید کے دن روزہ رکھوں گا، حالانکہ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔(۴) تو اس پر واجب ہے کہ اس نذر کے روزے کو عید کے دن نہ رکھے بلکہ بعد میں قضاء کرے؛ البتہ اس قضاء کے لئے کوئی دن متعین نہیں ہے جب چاہے رکھ سکتا ہے۔(۵)

اس روزہ کی نیت بھی رات ہی سے کی جائے گی۔(۶)

۳- نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے، اگر کسی نے توڑ دیا تو اس کی قضاء ضروری ہے(۷) اس قضاء کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے جب چاہے کر سکتا

---

(۱) عمدۃ الفقہ: ۱۰۷/۳ (۲) ہندیہ: ۱۹۵/۱ (۳) ہندیہ: ۱۹۶/۱، عمدۃ الفقہ: ۱۳۱/۳

(۴) بخاری: ۲۶۷/۱ (۵) درمختار: ۱۲۴/۲، عمدۃ الفقہ: ۱۰۷/۳

(۶) عمدۃ الفقہ: ۱۳۱/۳ (۷) عمدۃ الفقہ: ۱۰۷/۳

ہے۔اس روزہ کے لئے بھی رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے۔(۱)

۴- کفارات کے روزے بھی واجب ہیں، اور ان کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے، مثلاً قسم کا کفارہ۔(۲) کفارہ ظہار(۳) رمضان المبارک میں قصداً روزہ توڑنے کا کفارہ (اس کا مستقل بیان آگے آرہا ہے) اور قتل خطا (۴) کے کفارہ کے روزے، ان تمام کفارات کے روزوں کی نیت رات ہی سے کرنا ضروری ہے۔(۵)

۵- اگر کوئی شخص حج تمتع (۶) یا حج قران (۷) ادا کرے تو اس پر دم شکر کے طور پر ایک قربانی واجب ہوتی ہے، اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو دس دن کے روزے رکھنے

---

(۱) ہندیہ:۱/۱۹۶

(۲) اللہ تعالیٰ کے نام سے جو قسم کھائی جاتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں (i) یمین غموس (ii) یمین منعقدہ (iii) یمین لغو، ان تینوں میں سے صرف یمین منعقدہ میں ہی کفارہ واجب ہوگا کسی اور میں نہیں (شامی:۳/۴۷) اور یمین منعقدہ کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص مستقبل کے بارے میں کسی ایسی بات کی قسم کھائے جس کا ہونا ممکن ہو (قاموس الفقہ:۵/۳۵۴) اگر اس قسم کو توڑ دے تو کفارہ واجب ہوگا، اور قسم کے کفارہ کی یہ چار صورتیں ہیں: (۱) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، (۲) دس مسکینوں کو کپڑے دینا، (۳) غلام آزاد کرنا، اگر پہلے ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ کفارہ ادا کرے؛ لیکن اگر ان میں سے کسی کے ذریعہ کفارہ ادا نہیں کرسکا تو (۴) پھر چوتھی صورت یہ ہے کہ مسلسل تین دن روزے رکھ کر کفارہ ادا کردے۔

(۳) ظہار کا مطلب یہ ہے شوہر اپنی بیوی کو اپنی کسی محرم عورت کے ساتھ تشبیہ دے مثلاً یوں کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ، پیٹ، ران، شرمگاہ کی طرح ہے، ظہار کے بعد جب تک کفارہ ادا نہ کیا جائے بیوی سے صحبت جائز نہیں ہے، اور کفارہ ظہار کی تین شکلیں ہیں: غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اور اس پر بھی قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔(سورہ المجادلہ آیت نمبر ۳-۴)

(۴) قتل خطا وہ ہے جس میں قتل کا ارادہ نہ ہو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) ارادہ سے غلطی ہوئی، مثلاً شکار سمجھ کر گولی چلائی معلوم ہوا کہ وہ شکار نہیں آدمی تھا۔(۲) فعل میں غلطی واقع ہوئی مثلاً گولی شکار پر چلائی؛ لیکن نشانہ چوک گیا اور آدمی کو لگ گئی، اس میں دیت کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ مسلمان غلام آزاد کیا جائے اور غلام میسر نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔

(۵) تاتار خانیہ:۳/۳۶۹، ہندیہ:۱/۱۹۵

(۶) حج تمتع کی صورت یہ ہے کہ حاجی میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کرکے احرام کھولدے، پھر جب حج کا زمانہ آئے تو دوبارہ حج کی نیت سے احرام باندھے۔

(۷) حج قران کی صورت یہ ہے کہ میقات سے ایک ساتھ حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے۔

ہوں گے تین روزے ایام حج میں ۹/ذالحجہ تک اور بقیہ سات روزے واپسی کے بعد۔

یہ روزے واجب ہیں(۱)ان روزوں کی نیت رات ہی سے کرنا ضروری ہے۔(۲)

۶- کسی نے حالت احرام میں کسی عذر کی وجہ سے سر منڈالیا یا سلا ہوا لباس پہن لیا تو اس کو کفارہ ادا کرنا ہوگا، اس کی تین صورتیں ہیں، ان میں سے جس کے ذریعہ چاہے کفارہ ادا کردے:

۱) قربانی کرے۔

۲) چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے۔

۳) تین روزے رکھے۔ یہ روزے واجب ہیں خواہ متفرق طور پر ادا کرے(۳) اوران روزوں کی نیت رات ہی سے کرنا ضروری ہے۔(۴)

۷- اگر کسی نے نذر یا منت کا واجب اعتکاف کیا یا رمضان کے اخیر عشرہ میں مسنون اعتکاف کیا تو ان دونوں کے لئے روزہ شرط ہے اور یہ روزہ واجب ہے۔(۵) رمضان کے روزہ کی نیت کا مسئلہ گزر گیا اور واجب اعتکاف کے روزے کی نیت بھی متعین ہونے کی وجہ سے رات سے بھی کرسکتا ہے اور اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو نصف نہار شرعی سے پہلے تک بھی گنجائش ہے۔

مسنون روزے

مسنون روزے وہ ہیں جس پر حضور ﷺ نے پابندی فرمائی ہے۔

چنانچہ مسنون روزہ یوم عاشوراء یعنی دس محرم اور اس کے ساتھ نویں یا گیارھویں یوم کا ہے، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

’’خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس دن (یوم عاشوراء) کا روزہ

---

(۱) عمدة الفقه :۱۰۸/۳ (۲) جامع الرموز :۱۵۳/۱

(۳) عمدۃ الفقہ :۱۰۸۳ (۴) تاتارخانیہ:۳۶۹/۳ (۵) بدائع:۱۰۸/۱

گذرے ہوئے سال کے گناہوں کے لئے کفارہ ہوجائے گا‘‘(۱)

چوں کہ یہودی بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے،اس لئے آپ نے امتیاز کے لئے دس کے ساتھ نو محرم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا؛ بلکہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خود آپ کا بھی یہی معمول نقل کیا ہے۔(۲) ان روزوں کی نیت رات سے بھی کرسکتا ہے اور اگر صبح کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو نصف نہار شرعی سے پہلے تک بھی کرسکتا ہے۔(۳)

مستحب روزے

یہاں مستحب روزوں سے مراد وہ روزے ہیں جس کے بارے میں نبی ﷺ نے ترغیب دی ہو؛لیکن آپ سے اس پر زیادہ اہتمام ثابت نہ ہو،مستحب روزوں کی چند صورتیں ہیں۔

۱-شوال کے چھ روزے:

شوال میں چھ روزے رکھنا مستحب ہے،حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’جس نے رمضان اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے تمام زمانہ روزہ رکھا‘‘(۴)

شوال کے چھ روزے مسلسل بھی رکھے جاسکتے ہیں اور الگ الگ بھی۔(۵) ان روزوں کی نیت رات سے بھی کی جاسکتی ہے اور صبح نصف نہار شرعی سے پہلے تک بھی گنجائش ہے۔(۶)

۲-پیر اور جمعرات کے روزے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

(۱) ترمذی:۱۵۸۱ — (۲) ترمذی:۱۵۸۱
(۳) مسلم:۳۶۹/۱ — (۴) تاتارخانیہ:۳۶۹/۳
(۵) مراقی الفلاح:۳۵۱ — (۶) ھندیہ:۱۹۵/۱

''پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کے میرے اعمال اس حال میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ سے رہوں''(۱)

ان روزوں میں رات سے نیت ضروری نہیں ہے، صبح صادق کے بعد نصف نہار شرعی سے پہلے تک بھی کر سکتے ہیں۔(۲)

۳-ایام بیض کے روزے:

ہر ماہ جس تاریخ میں چاہے تین روزہ رکھ لے سنت ادا ہو جائے گی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کے روزے رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے، ان کو ایام بیض کہتے ہیں، (۳) ان روزوں کی نیت رات میں بھی کر سکتا ہے اور صبح صادق کے بعد نصف نہار شرعی سے پہلے بھی کر سکتا ہے۔(۴)

۴-یوم عرفہ کا روزہ:

یوم عرفہ یعنی نو ذی الحجہ کا روزہ مستحب ہے، آپ ﷺ نے اس روزے کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ روزہ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گا۔(۵)

اس روزہ کی نیت رات میں بھی کر سکتا ہے اور صبح صادق کے بعد نصف نہار شرعی سے پہلے تک گنجائش ہے۔(۶)

۵-ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے:

یکم ذی الحجہ سے ۹/ذی الحجہ ک روزے رکھنا مستحب ہیں اور ان میں بھی نویں ذی الحجہ کے روزے کا بڑا درجہ ہے۔(۷)

---

(۱) ترمذی:۱/۳۷ (۲) ہندیہ ۱/۱۹۵
(۳) عمدة الفقه :۳/۱۰۹ (۴) عمدۃ الفقہ :۳/۱۰۹
(۵) مسلم ۱/۳۶۷ (۶) ہندیہ ۱/۱۹۵
(۷) سنن ابن ماجه ص:۱۲۴باب صیام العشرفتاویٰ محمودیہ ۱/۱۹۲

ان روزوں کی نیت رات کے علاوہ صبح نہار شرعی سے پہلے تک کر سکتے ہیں ۔(۱)

۶-۱۵رشعبان کا روزہ:

ایک روایت میں پندرھویں شعبان کے روزے کی بھی ترغیب آئی ہے،ارشاد ہے:

"اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها"

''جب شعبان کی رات آئے تو اس میں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو''(۲)

اس روزے کی نیت رات کے علاوہ صبح نہار شرعی سے پہلے تک کر سکتے ہیں ۔(۳)

۷-صوم داؤدی:

مستحب روزوں میں ایک روزہ صوم داؤدی ہے یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہیں رکھنا،آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بہتر کوئی روزہ نہیں اور وہ اس طرح کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو''(۴)

اس روزے کی نیت بھی رات کے علاوہ صبح نصف نہار شرعی سے پہلے تک کر سکتے ہیں۔(۵)

ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے:

نفل روزہ پورے سال رکھا جا سکتا ہے، البتہ سال میں چند دن ایسے ہیں کہ ان میں

(۱) ہندیہ ۱۹۵/۱

(۲) ابن ماجہ ۹۹/علامہ ابو الفضل عراقی متوفی ۸۰۶ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے(المغنی عن حمل الاسفار: ۱۰۷/۲) یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے، لیکن فضائل اعمال سے تعلق رکھتی ہے اس لئے ضعیف ہونے کے باوجود قابل قبول ہے۔(قاموس الفقہ ۲۹۹/۴)

(۳) تاتارخانیہ: ۳۲۹/۲

(۴) بخاری ۲۶۶/۱

(۵) تاتارخانیہ: ۳۶۹/۳

روزہ رکھنا مکروہ تحریمی، یعنی حرام سے قریب ہے اور کچھ ایام ایسے ہیں کہ ان میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے(۱) ہم پہلے ان ایام کو بیان کرتے ہیں جن میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ نے ان ایام میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔(۲)

ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے:

جن ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱-تنہا جمعہ کا روزہ:

تنہا جمعہ کا روزہ مکروہ تنزیہی ہے، اگر اس کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا روزہ ملا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ پہلے یا بعد ایک اور روزہ بھی رکھ لے''(۳)

۲-تنہا ہفتہ کے دن روزہ رکھنا:

یہ بھی مکروہ ہے۔(۴) آپ ﷺ نے فرمایا:

''سوائے فرض کے اس دن کوئی روزہ نہ رکھو، اگر (اس دن) کوئی چیز نصیب نہ ہو تو لکڑی ہی چبا لو''(۵)

اس ممانعت کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یہود اس دن کا احترام کرتے ہیں تو مسلمانوں کو یہودیوں کی مشابہت سے احتراز کرنا چاہیے۔(۶)

---

(۱) مکروہ تنزیہی میں مکروہ تحریمی کی بنسبت کم درجہ کی کراہت پائی جاتی ہے۔
(۲) بخاری ۱/۲۶۷، مسلم ۱/۳۶۰ (۳) بخاری ۱/۲۶۶
(۴) درمختار: ۱/۸۲ (۵) ترمذی ۱/۱۵۷ (۶) حوالہ سابق

۳-صوم وصال:

آپ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔(۱) صوم وصال کی صورت یہ ہے کہ آدمی صبح صادق سے روزہ کی حالت میں رہے اور غروب آفتاب کے وقت بھی افطار نہ کرے بلکہ دوسرے دن کا روزہ بھی یوں ہی شروع کردے۔(۲)

۴- صوم دہر:

صوم دہر کا مطلب ہے پورے سال کی دن کا ناغہ کئے بغیر مسلسل روزے رکھنا،(۳) بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسلسل پورے سال روزے رکھے اور پانچ دن (یعنی عیدین اور ایام تشریق کے تین دن) روزہ نہ رکھے تو صوم دہر جائز ہے۔اور کچھ فقہاء فرماتے ہیں کہ ان پانچ دنوں میں روزہ نہ بھی رکھے تب بھی مکروہ ہے۔(۴) یہی رائے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے، اس لئے کہ مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے آدمی کمزور اور سست ہو جائے گا، جس کی وجہ سے فرائض، واجبات اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے عاجز ہو جائے گا۔(۵) بلکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے مسلسل روزے رکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا اور ایک ایک دن وقفہ سے روزہ رکھنے کی اجازت دی۔(۶)

ان لوگوں کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے:

حیض (۷) اور نفاس (۸) والی عورتوں کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، لیکن بعد میں قضا کریں۔(۹)

---

(۱) ترمذی ۱/۱۶۳ (۲) مراقی الفلاح:۳۵۱
(۳) عمدۃ الفقہ :۳/۱۱۵ (۴) عمدۃ الفقہ:۳/۱۱۱
(۵) شامی : ۲/ ۸٤ (۶) بخاری:۱/۲۶۵
(۷) عورت کو ہر مہینے جو خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں (غسل احکام ومسائل:۶۷)۔
(۸) عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے، اس کو نفاس کہتے ہیں (ہدایہ:۱/۶۹)۔
(۹) طحطاوی علی مراقی:۳۴۸

حیض روکنے والی دوا کا استعمال

رمضان کے مہینے میں کچھ عورتیں حیض روکنے والی دوائیں کھاتی ہیں ؛ تاکہ روزہ ادا کرسکیں، بہتر یہ ہے کہ حیض روکنے والی دواؤں کا استعمال نہ کیا جائے ؛ اس لئے کہ حالت حیض میں روزہ نہ رکھنے کا حکم خود اللہ کا ہے اور ان دواؤں سے صحت پر بُرا اثر بھی پڑتا ہے ؛ اس لئے ان سے بچنا چاہئے ، تاہم اگر کوئی استعمال کرلے اور روزہ رکھ لے تو روزہ درست ہوگا۔(۱)

---

(۱) کتاب الفتاوی:۴۳۱/۳

سحری وافطار کا بیان

روزے کا آغاز صبح صادق (۱) کے طلوع ہونے سے ہوتا ہے اور اختتام غروب آفتاب پر ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے سحری کھانے کو مستحب قرار دیا ہے؛ (۲) تا کہ قوت آجائے اور روزہ کا پورا کرنا آسان ہو، مختلف احادیث میں سحری کھانے کی ترغیب آئی ہے، ایک حدیث میں ہے: ''سحری کھاؤ سحری میں برکت ہے'' (۳)

سحری کا آخری وقت:

جو وقت فجر شروع ہونے کا ہے یعنی صبح صادق طلوع ہونے کا، وہی وقت سحری کے ختم ہونے کا ہے، سحری تاخیر سے کھانا مستحب ہے۔ (۴)

لیکن اتنی تاخیر بھی نہیں ہونی چاہیے کہ رات کا باقی رہنا مشکوک ہوجائے۔

صبح صادق کے بعد رات کے خیال سے سحری کھائی:

اگر اس خیال سے سحری کھائی کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے حالانکہ صبح صادق ہوچکی تھی تو صرف روزہ کی قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں ہوگا۔ (۵)

سحری وافطار کے اعلان کے لئے گولہ داغنا یا گھنٹی بجانا:

لوگوں کو سحری اور افطار کے وقت کی اطلاع کرنے کے لئے، نقارہ بجانا یا گھنٹہ بجانا

---

(۱) تعریف گذر گئی۔ (۲) شرح النوی علی مسلم ۱/۳۵۰
(۳) مسلم ۱/۳۵۰ (۴) صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۵۵۲ (۵) ہندیہ ۱/۱۹۴

یا بارود کا گولہ داغنا جائز ہے؛ لیکن یہ کام مسجد سے الگ ہونے چاہیے کیوں کہ یہ چیزیں احترام مسجد کے خلاف ہیں۔(۱)

صحبت کے بعد بغیر غسل کے سحری:

صحبت کرنے کے بعد افضل طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کرے پھر سحری کرے، اگر کوئی بغیر غسل کئے سحری کھاتا ہے تو درست ہے؛ البتہ یہ ہے کہ کھانے پینے سے پہلے کلی کرلے اور ہاتھ دھولے۔(۲)

افطار کس چیز سے کرے؟

افطار کسی بھی چیز سے کرے جائز ہے، البتہ فقہاء نے کھجور یا پانی سے افطار کرنے کو مسنون قرار دیا ہے، حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

> ''جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے، تو کھجور سے افطار کرے کہ یہ باعث برکت ہے، اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرلے کہ یہ پاکیزہ ہے''(۳)

افطار اور نماز مغرب کے درمیان فاصلہ:

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا چاہیے لیکن فقہاء نے عذر کی وجہ سے تاخیر کی بھی اجازت دی ہے اور آدمی کا کھانے کی حالت میں ہونا بھی ایک عذر ہے اس لئے افطار کی وجہ سے تھوڑی تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اتنی تاخیر نہ ہو کہ تارے نکل آئیں، یہ مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱) فتاویٰ محمودیہ:۱۰/۲۰۶
(۲) مسلم، حدیث:۲۵۹۲۔ ہدایہ:۱/۱۵۱
(۳) مشکوۃ شریف حدیث نمبر:۲۲۵۶
(۴) کتاب الفتاویٰ:۳/۴۳۷

غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کریں:

غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کر لینا مسنون ہے۔(۱)

اگر اس یقین کے ساتھ افطار کرلیا کہ سورج ڈوب چکا ہے، مگر بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اس کی غلط فہمی تھی تو صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ اور اگر گمان تھا کہ سورج نہیں ڈوبا ہے پھر بھی افطار کرلیا تو کفارہ بھی واجب ہوگا۔(۲)

افطار کی دعا:

افطار کے وقت دعا کرنی چاہیے، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''روزہ دار کو افطار کے وقت ایک ایسی دعا کا حق دیا جاتا ہے جو رد نہیں کی جاتی''(۳) اپنی دعاؤں کے علاوہ احادیث میں وارد مسنون دعائیں بھی پڑھنی چاہیے، ایک حدیث میں یہ دعا ہے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ "

''پیاس ختم ہوگئی رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر بھی ثابت ہے''(۴)

بعض احادیث میں یہ دعاء بھی ہے:

"اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ"

''الٰہی: میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا آپ ہی کے رزق سے افطار کیا''(۵)

افطار کے وقت اجتماعی دعا:

مسجد یا کسی جگہ اجتماعی دعا کرنا افطار کے وقت نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے؛ اس لئے اس طریقہ سے بچنا چاہیے۔(۶)

(۱) قاموس الفقہ:۲۹۵/۴ (۲) ہندیہ۱۹۵/۱
(۳) ابن ماجہ ص:۱۲۵ (۴) ابوداؤد:باب القول عند الافطار:۳۲۱
(۵) ابوداؤد باب القول عندالافطار:۳۲۲ (۶) فتاوی محمودیہ:۲۱۳/۱۰

ان اعذار کا بیان جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے

شریعت اسلامیہ میں انسانیت کے لئے سہولت ہے، اسلام کا کوئی حکم فطرت انسانی کے خلاف نہیں ہے، روزے دار کو بھی کبھی ایسی مجبوری پیش آجاتی ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا یا اسے باقی رکھنا مشکل ہوجاتا ہے ہم یہاں ان ہی اعذار کو بیان کررہے ہیں کہ جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا یا روزہ رکھنے کے بعد توڑنا جائز ہے، ایسے اعذار مندرجہ ذیل ہیں:

۱-مریض:

بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ توڑنے اور صحت مند ہونے کے بعد اس کی قضاء کرنے کی اجازت دی ہے۔(۱) کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔(کفارہ کی تعریف اور حکم آگے آرہا ہے)۔

فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مریض کے لئے مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا مباح ہے اور اسی طرح اگر روزہ سے ہے تو روزہ توڑنا بھی جائز ہے۔(۲)

مریض کی چند صورتیں ہیں:

(الف) پہلے سے مریض ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ہلاک ہوجانے یا کسی عضو کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہو۔

(۱) البقرہ:۱۸۴ (۲) تاتارخانیہ ۳/۴۰۴

(ب) پہلے سے مریض ہواور روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(ج) پہلے سے مریض ہو روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض میں اضافہ کا تو اندیشہ نہ ہو، لیکن خطرہ ہو کہ یہ صحت میں تاخیر اور بیماری میں طول کا باعث ہوگا۔

(د) ابھی بیمار نہ ہو لیکن معتبر اور دیانت دار ماہر مسلمان ڈاکٹر کی رائے ہو کہ روزہ رکھا گیا تو یہ شخص مریض ہو جائے گا۔

ان تمام صورتوں میں اگر صبح صادق سے پہلے بیمار ہوا ہو تو روزہ نہ رکھنا یا روزہ شروع کرنے کے بعد بیمار ہوا ہو تو توڑ دینا دونوں ہی جائز ہیں، بعد میں قضاء کرلے، کفارہ واجب نہیں ہے۔(۱)

اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ محض بیماری کے وہم کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں، چنانچہ اوپر جو صورتیں بیان کی گئی ہیں وہ اسی وقت معتبر مانی جائیں گی جب مسلمان، دیانتدار، ماہر ڈاکٹر سے مشورہ پر مبنی ہوں اور گمان غالب کے درجہ کی ہوں۔(۲)

اعصابی کمزوری

کبھی ایسی صورت بھی پیش آتی ہے کہ ایک شخص اعصابی کمزوری کا دائم المریض ہونے کی وجہ سے مسلسل روزے نہیں رکھ سکتا، چند دن روزے رکھنے کے بعد چند دن روزوں کا ناغہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے تو جتنے دن روزے رکھ سکتا ہے، رکھ لے، جب تکلیف شروع ہو جائے یا اس کا اندیشہ پیدا ہو جائے اور مسلمان دیانتدار ماہر ڈاکٹر اس کی نشاندہی کردے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں صرف قضاء کرلے۔(۳)

۲-مسافر:

جن اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان میں سے ایک عذر سفر شرعی ہے،

(۱) بدائع ۲/۲۵۰۔ کتاب الفتاویٰ:۳/۴۰۸

(۲) ہندیہ ۱/۲۰۷　(۳) کتاب الفتاویٰ:۳/۴۰۸

سفر شرعی سے مراد تقریباً ۸۳ کلومیٹر ہے۔(۱)

اگر کوئی شخص اپنے وطن سے تقریباً ۸۳ کلومیٹر کے سفر کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شریعت کی نظر میں مسافر مانا جائے گا اور اس کو یہ رخصت ملے گی۔(۲)

اگر سفر اتنی مسافت کا ہو جس کا ذکر اوپر ہو چکا تو رمضان المبارک میں روزہ افطار کرنا جائز ہیں۔(۳)

سفر کی وجہ سے روزے سے افطار کے جائز ہونے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

(الف) اگر صبح ہونے کے بعد سفر شروع کیا تو اس دن روزہ رکھنا واجب ہے، البتہ سفر شروع کرنے کے بعد توڑا تو صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہوگا۔(کفارہ کا بیان آگے آرہا ہے) اور اگر روزہ رکھا اپنے گھر پر اور پھر گھر پر ہی روزہ توڑ دیا اس کے بعد سفر شروع کیا تو قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔(۴)

(ب) سفر میں تھا اور سفر ہی میں صبح ہوئی تو اب روزہ نہ رکھے یا رکھنے کے بعد توڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے، صرف قضاء ہوگی کفارہ نہیں۔(۵)

(ج) صبح صادق کے وقت گھر پر تھا، اور روزہ رکھا اور پھر سفر شروع کیا پھر راستہ میں کوئی چیز یاد آئی اور دوبارہ گھر واپس آیا اور گھر ہی پر روزہ توڑ لیا تو یہ جائز نہیں ہے اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔(۶)

(د) سفر میں روزہ نہ رکھنے یا روزہ توڑنے کی اجازت ہے جیسا کہ اوپر گزرا، لیکن اگر روزہ رکھنے میں زیادہ مشقت نہ ہو تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے، زیادہ مشقت ہو تو روزہ رکھنا مناسب نہیں ہے۔(۷)

---

(۱) مسافت شرعی کے سلسلہ میں چند اقوال ہیں ملاحظہ فرمائیں، ایضاح المسائل ۶۸
(۲) البحر الرائق: ۳۸۳/۲ (۳) ہندیہ ۳۰۶/۱
(۴) ہندیہ: ۲۰۶/۱ (۵) ہندیہ ۲۰۶/۱
(۶) قاضی خان ۲۰۳/۱ (۷) البحر الرائق: ۲۸۲/۳

۳۔حمل والی عورت:

حاملہ یعنی وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہے، اگروہ روزہ رکھنے میں یا روزہ باقی رکھنے میں اپنے بچہ کے لئے نقصاندہ سمجھتی ہو یا خود اپنے لئے مشقت کا احساس کرتی ہو تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا یا روزہ توڑنا دونوں جائز ہیں بعد میں اس کی قضاء کرلے کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

۴۔دودھ پلانے والی عورت:

اگر دودھ پلانے والی عورت اپنے بچہ یا اپنے بارے میں نقصان کا اندیشہ کرے تو روزہ توڑنا جائز ہے اور بعد میں صرف قضاء کرلے کفارہ اور فدیہ کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

۵۔روزے کی حالت میں سخت بھوک اور پیاس کا ہونا:

ایک شخص نے اپنے معمول کے مطابق روزہ مرہ کا کام کیا؛لیکن اس کو اتنی سخت بھوک اور پیاس لگنے لگی کہ اس کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف ہو، یا دماغی توازن سے متاثر ہونے کا احساس ہو، تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے، بعد میں صرف قضاء کرلے، کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن اگر اس نے جان بوجھ کر زیادہ کام کیا جس کی وجہ سے یہ حالت ہوگئی اور روزہ توڑ دیا تو قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔(۳)

۶۔شیخ فانی:

شیخ فانی اس شخص کو کہتے ہیں جس میں بہت زیادہ بوڑھاپے کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو اور روز روز اس کی صحت گھٹتی جارہی ہو، ایسے شخص کو روزہ نہ رکھنے کی اور رکھ لیا ہے تو توڑنے کی اجازت ہے، ایسے شخص کو چاہیے کہ روزہ کے بدلہ فدیہ دیدے۔(فدیہ کا بیان آگے آرہا ہے)۔(۴)

---

(۱) ہندیہ ۱/۲۰۷ (۲) فتاوی دارالعلوم ۶/۴۲۴

(۳) تاتارخانیہ ۳/۴۰۶ (۴) ہندیہ: ۱/۲۰۷

۷۔مجاہد فی سبیل اللہ:

اگر کسی مجاہد کوگمان غالب ہو کہ روزہ کی حالت میں کمزوری آجائے گی اور جہاد کرنے میں کمی آنے کا خوف ہے تو اس کو روزہ نہ رکھنا یا رکھ کر توڑ دینا جائز ہے اور بعد میں قضاء کرلے، کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) عمدۃ الفقہ :۳/۳۶۱

ان چیزوں کا بیان جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن مکروہ ہوجاتا ہے

کچھ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے روزہ نہیں توٹتا، لیکن روزہ کی حالت میں ان کا کرنا مکروہ ہے۔

تھوک جمع کر کے نگلنا:

منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے اگرچہ ایسا کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(۱)

کھرا کھوٹا پرکھنے کے لئے شہد چکھنا:

شہد یا تیل خریدتے وقت کھرا کھوٹا پرکھنے کے لئے چکھنا مکروہ ہے؛ البتہ معمولی شہد زبان پر رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۲)

روزے کی حالت میں گل کا استعمال:

موجودہ زمانہ میں دانت کی صفائی کے لیے گل، تمباکو یا کوئی اور خوشبودار پیشٹ استعمال کیا جاتا ہے، اور ان میں ذائقہ بھی پایا جاتا ہے اور جو لوگ خصوصیت سے گل وغیرہ کے عادی ہوتے ہیں، ان کو اس سے تسکین اور ذائقہ ملتا ہے، اس لئے یہ بھی روزہ کی حالت میں مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) ہندیہ: ۱۹۱/۱ (۲) تاتارخانیہ ۳۹۶/۳

(۳) قاموس الفقہ ۲۹۴/۴

ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا:

ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ(۱) کرنا مکروہ ہے ہوسکتا ہے کہ پانی دماغ تک پہنچ جائے تو اس صورت میں روزہ یاد ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔(۲)

روزہ میں کلی کرے غرارہ نہیں:

روزے کی حالت میں کلی کرنا چاہیے غرارہ نہیں، کلی اور غرارہ میں فرق یہ ہے منہ میں پانی لینے کے بعد سر جھکائے ہوئے جہاں تک پانی پہنچ جائے وہ کلی کرنا ہے اور اتنی مقدار ہی غسل میں فرض ہے اور منہ اٹھا کر پانی کو حرکت دینا، اس کا نام غرارہ ہے، اور یہ غیر روزے دار کے لئے سنت ہے۔(۳) روزے کی حالت میں غرارہ مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں پانی کے پیٹ میں جانے کا اندیشہ ہے۔(۴)

بیوی سے دل لگی کرنا:

روزے کی حالت میں بیوی سے دل لگی اور بوس وکنار اور چمٹنے کے سلسلہ میں فقہاء نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کے بارے میں مطمئن ہو کہ وہ دل لگی وغیرہ کی وجہ سے جماع یا انزال میں مبتلا نہیں ہوگا، تو اس کے لئے گنجائش ہے اور جس شخص کو اطمینان نہ ہو اس کے لئے بوس وکنار اور چمٹنا مکروہ ہے۔(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

> ’’ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ چمٹنے کے بارے میں سوال یا تو آپ ﷺ نے اسے

---

(۱) ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کی صورت یہ ہے کہ ناک کے دونوں سوراخوں میں پانی ڈالتے وقت آہستگی سے سانس کی مدد سے اس طرح پانی اوپر کھینچا جائے کہ ناک کے تمام حصہ تک پہنچ جائے، بلکہ اس سے بھی کچھ آگے پہنچ جائے۔(غسل احکام ومسائل، ص:۳۲۔ بنایہ ۱/۱۵۶)

(۲) شامی ۱/۳۳۷، زکریا (۳) غسل احکام ومسائل ص ۲۹۔ فتاوی دارالعلوم ۱/۱۵۱

(۴) ہندیہ ۱/۲۰۰ (۵) بدائع ۲/۲۶۹

اجازت دیدی دوسرے صاحب آئے انہوں نے بھی یہی سوال کیا
تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرمادیا، جن صاحب کو آپ ﷺ نے
اجازت مرحمت فرمائی وہ سن رسیدہ (یعنی بوڑھے) آدمی تھے
اور جن کو منع فرمایا وہ جوان تھے‘‘(۱)

اس تفصیل کی روشنی میں نوجوانوں کو سبق لینا چاہیے اور اس مبارک مہینے میں ایسی حرکت سے پرہیز کرنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ توڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔

البتہ روزے کی حالت میں مباشرت فاحشہ ہر شخص کے لئے مکروہ ہے، مباشرت فاحشہ کا مطلب یہ ہے کہ بے لباس ہونے کی حالت میں مرد وعورت کا آپس میں اس طرح چمٹنا کہ ایک دوسرے کی شرمگاہ مس کریں۔

کمزور کردینے والے کام کرنا:

روزہ کی حالت میں ایسا کام کرنا کہ جس کی وجہ سے اتنی کمزوری آجائے کہ روزہ توڑ دینا پڑ جائے تو ایسے کام کا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

گناہ کے کام:

روزہ کی حالت میں کسی بھی طرح کے گناہ کے کام کرنے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔(۳)

روزہ میں ’’مذی‘‘ کا نکلنا:

روزہ کی حالت میں مذی(۴) نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے(۵) البتہ روزے کی

---

(۱) سنن ابی داؤد ،حدیث نمبر:۲۳۸۷ (۲) شامی زکریا ۴۰۰/۳
(۳) ترمذی ۱۵۰/۱
(۴) مذی: اس پتلی رطوبت کو کہا جاتا ہے جو شہوت کے ساتھ بوس وکنار کرنے سے خیالات کی وجہ سے بغیر کودے نکلتی ہے اور اس کے نکلنے کا احساس بھی نہیں ہوتا، یہ مردوں کے مقابل عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے۔(غسل احکام ومسائل ص:۴۶) (۵) طحطاوی ۳۶۱

حالت میں ایسے کام نہ کرے جس سے مذی آئے، روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔(۱)

روزہ میں منی نکلنا:

روزہ کی حالت میں محض دیکھنے یا برے خیالات کی وجہ سے انزال (۲) ہوا اور منی نکل آئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۳) لیکن روزے میں ایسے برے کام کرنا جس سے یہ حالت پیش آئے، روزے کو مکروہ کردیتا ہے۔(۴)

سحری میں زیادہ تاخیر کرنا:

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے، مگر اتنی تاخیر کرنا کہ رات کا باقی رہنا مشکوک ہوجائے مکروہ ہے۔(۵)

عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا:

بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے۔(۶)

---

(۱) ابوداؤد رقم:۲۳۶۲

(۲) انزال کے معنی ہیں، منی کا پیشاب کے راستہ سے نکلنا (المجموع:۱۴۱/۱۴)

(۳) طحطاوی:۳۶۱ (۴) ابوداؤد رقم:۲۳۶۳

(۵) ہندیہ ۲۰۰/۱ (۶) ہندیہ ۲۰۱/۱

ان چیزوں کا بیان جن کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بعض امور ایسے ہیں کہ ان کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

عورت کا سالن وغیرہ چکھنا:

اگر شوہر بدخلق وبدزبان ہو اور نمک کے کم وبیش ہونے میں اس کی برہمی کا اندیشہ ہو تو عورت کو کھانے کا نمک زبان پر رکھ کر چکھنے کی اجازت ہے، ایسی صورت میں نہ روزہ ٹوٹے گا اور نہ ہی مکروہ ہوگا۔(۱)

بچہ کو کھانا چبا کر دینا:

اگر بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ اس کو کھانا چبا کر دینا پڑتا ہے اور وہاں روزہ دار عورت کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے تو وہ عورت چبا کر دے سکتی ہے اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا؛ البتہ یہ خیال رہے کہ چبانے میں لقمہ حلق سے نیچے نہ اترے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۲)

روزہ کی حالت میں ناخن یا بال کاٹنا:

روزے کی حالت میں ناخن یا بال کاٹنا درست ہیں، روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔(۳)

(۱) تاتارخانیہ ۳۹۶/۳ (۲) شامی ۳۹۵/۳
(۳) کتاب الفتاویٰ ۳۸۵/۳

مسواک کرنا:

روزے کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، مسواک تر ہو یا خشک یا پانی میں بھیگی ہوئی، سب کا حکم ایک ہی ہے۔(۱)

تیل لگانا:

روزے کی حالت میں سر میں تیل لگانا یا بدن پر تیل ملنا اسی طرح مونچھوں اور داڑھی پر تیل لگانا سب درست ہے مکروہ نہیں ہے۔(۲)

سرمہ لگانا:

عورتیں زینت کے لئے سرمہ کسی وقت بھی لگا سکتی ہیں، مردوں کو دن میں دوائی کے طور پر سرمہ لگانا چاہیے، زینت کے ارادہ سے نہیں۔(۳) اگر روزہ کی حالت میں کسی نے سرمہ لگایا تو روزہ میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

> ''ایک صاحب خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہے، کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں!''(۴)

خوشبو سونگھنا:

روزے کے لئے خوشبو سونگھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۵)

اسی طرح خوشبودار تیل لگانے یا ملنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔(۶)

(۱) ہندیہ ۱/۱۹۹
(۲) عمدۃ الفقہ ۳/۱۵۶
(۳) ترمذی رقم: ۷۲۶
(۴) عمدۃ الفقہ ۳/۱۸۴
(۵) ہندیہ ۱/۱۹۱
(۶) عمدۃ الفقہ ۳/۱۸۴

بے اختیار دھواں ناک یا حلق میں جائے:

دھونی اگربتی یا کسی اور چیز کا دھواں حلق یا ناک میں داخل ہوگیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ البتہ جان بوجھ کر دھواں ناک میں کھینچا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۱) اگر اگربتی کا دھواں دماغ میں نہیں پہونچا، صرف خوشبو سونگھی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

دانت سے خون نکلنا:

روزہ کی حالت میں دانت سے خون نکلا اور خون کو باہر پھینک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خون حلق سے نیچے چلا گیا تو فقہاء نے اس کی تین صورتیں لکھی ہیں:

۱- خون کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲- ذائقہ محسوس نہ ہو؛ لیکن خون اور تھوک برابر ہو یا خون غالب ہو تو اس صورت میں بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۳- ذائقہ محسوس نہ ہو؛ لیکن خون پر تھوک غالب ہو یعنی خون کی مقدار تھوک کی مقدار سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۳)

عورت کا اپنی شرم گاہ میں روئی کا پھاہا رکھنا:

اگر عورت نے روزہ شروع کرنے کے بعد اپنی شرم گاہ میں دوا کا پھاہا رکھا تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اگر روزہ شروع کرنے سے پہلے ہی دوا کا پھاہا شرم گاہ میں رکھا ہوا تھا، پھر روزہ شروع کیا تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۴)

روزے میں قئے کرنا:

اس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں:

---

(۱) شامی زکریا (۲) فتاوی محمودیہ:۱۰/۱۵۶

(۳) کتاب الفتاوی:۳/۳۸۴، شامی ۳/۳۶۸

(۴) کتاب الفتاوی ۳/۳۸۳

۱- بلا ارادہ ازخود منہ بھر(۱) قئے ہوگئی یا پیلا پانی آ گیا اور وہ باہر پھینک دیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۲- جو قئے ازخود آئی تھی اس کو نگل گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۳- جان بوجھ کر منہ بھر قئے کی تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۲)

روزہ میں انجکشن اور گلوکوز چڑھانا:

دوا انسان کے پیٹ یا دماغ میں پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے انجکشن کے ذریعہ دوا معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتی ہے بلکہ رگوں میں جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ پورے جسم میں پھیل جاتی ہے؛ اس لئے انجکشن وغیرہ کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۳)

روزہ کی حالت میں زنڈوبام:

روزہ کی حالت میں زنڈوبام لگانا درست ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۴)

روزہ میں احتلام:

روزے کی حالت میں اگر کسی کو احتلام (۵) ہوا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا؛ اس لئے کہ اس میں انسان کے ارادے کو کوئی دخل نہیں ہے۔(۶)

ہومیو پیتھک دوائی کا سونگھنا

ہومیو پیتھک دوا کے سونگھنے سے مریض پر اتنا ہی اثر ہوتا ہے جتنا کہ دوا کے کھانے

(۱) منہ بھر قئے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی زیادہ مقدار میں قئے آجائے کہ آسانی سے منہ بند کرنا چاہے تو نہ ہو سکے۔

(۲) ہندیہ:۱/۲۰۴ (۳) ہدایہ۱/۲۰۰

(۴) کتاب الفتاویٰ۳/۳۸۶

(۵) لغت میں ''احتلام'' کے معنی ہیں ''خواب میں جماع کرنا یا جماع کرتے دیکھنا'' (لسان العرب مادہ حلم) فقہاء کی اصطلاح میں اس ''جماع'' کا نام احتلام ہے جو سونے والا خواب میں دیکھتا ہے اور اس کے ساتھ اکثر منی کا خروج ہو جاتا ہے۔(المجموع:۲/۱۵۸)

(۶) شامی۲/۳۸۶

سے، اس کے باوجود اگر کسی نے روزے کی حالت میں ہومیو پیتھک دوائی سونگھ لی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۱)

پائیریا کی پیپ

پائیریا ایک مرض ہے جس کی وجہ سے مسوڑوں میں پیپ آتی ہے اور وہ تھوک کے ساتھ مل کر پیٹ میں جاتی رہتی ہے؛ چوں کہ یہ پیپ منہ ہی میں پیدا ہوتی ہے اور تھوک سے کم ہوتی ہے اور اس سے بچنا بھی ممکن نہیں ہے؛ اس لئے اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۲)

آنکھ میں دوا ڈالنا:

روزہ کی حالت میں کسی شخص نے آنکھ میں سیال دوا ڈالی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۳)

کان میں تیل، دوا اور پانی ڈالنا:

روزہ کی حالت میں کان میں تیل اور دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے؛ لیکن پانی پہنچنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔(۴)

روزہ میں منجن:

روزہ میں منجن، توتھ پیسٹ وغیرہ کا استعمال کرنا مکروہ ہے، ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔(۵)

عورتوں کا لبوں پر سرخی لگانا:

روزہ کی حالت میں عورت کے لبوں پر سرخی لگانے سے روزہ میں کوی خرابی نہیں آتی ہے؛ لیکن اگر منہ کے اندر پہنچنے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔(۶)

---

(۱) فتاوی محمودیہ: ۱۰/۱۰۰

(۲) فتاوی رحیمیہ: ۳/۱۰۹

(۳) احسن الفتاوی

(۴) بہشتی زیور: ۳/۱۲، فتاوی دار العلوم: ۶/۴۱

(۵) احسن الفتاوی: ۴/۴۲۹

(۶) احسن الفتاوی: ۴ے۴۲۲

بھولے سے کھانا پینا

اگر کسی کو اپنا روزہ بالکل یاد نہ رہے اور بے خیالی میں کھایا پی لیا یا بیوی سے ہم بستری کرلی اور بعد میں یاد آیا تو روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور روزہ باقی رہے گا۔(۱)

(۱) ہدایہ:اے۱۹۶

کفارہ کا بیان

آپ حضرات جان چکے ہیں کہ ماہِ رمضان کی فضیلت اور برکت تمام مہینوں سے زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اپنی برکت کے دروازے کھول دیتا ہے، اللہ نے اس مہینے میں روزے کا حکم دیا اور اس کا بدلہ خود ہی عطا کرنے کا اعلان فرمایا، اگر کوئی اس ماہِ مبارک میں جان بوجھ کر روزہ توڑتا ہے تو اس کو اس کی عظمت کی ہتک سمجھا جاتا ہے اور اس کو کفارہ کی شکل میں جرمانہ دینا ادا کرنا پڑتا ہے۔

کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

روزہ توڑنے پر کفارہ واجب ہونے کے لئے چند شرائط ہیں اگر وہ پائی جائیں گی تو کفارہ واجب ہوگا، ورنہ صرف قضاء واجب ہوگی۔

۱- رمضان کا روزہ توڑا ہو، رمضان کے علاوہ کسی بھی روزے کو توڑنے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا ہے۔(۱)

۲- رمضان کا روزہ جان بوجھ کر عذر شرعی کے بغیر توڑا ہو، اگر کوئی عذرِ شرعی مثلاً مرض بھول اور سفر وغیرہ کی وجہ سے توڑا ہے تو صرف قضاء ہوگی۔(۲)

۳- جو چیز کھائی یا پی ہے، وہ دوا یا غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہو۔(۳)

---

(۱) فتاویٰ محمودیہ: ۱۰/۱۴۰ (۲) قاموس الفقہ: ۴/۲۹۰

(۳) تاتارخانیہ: ۳/۳۸۹

۴- جو چیز کھائی یا پی گئی ہو، وہ جوف دماغ یا جوف معدہ میں گئی ہو۔(۱)

۵- رمضان کے فرض روزے کی نیت بھی کی ہو۔(۲)

۶- نفسانی خواہشات کی تکمیل یعنی جماع کیا گیا ہو۔(۳)

روزہ کا کفارہ کیا ہے؟

رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ غلام یا باندی آزاد کرے، اگر یہ حاصل نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے، درمیان میں ایک دن بھی ناغہ نہ ہو، ورنہ پھر از سرِ نو رکھنے پڑیں گے، اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔(۴)

کفارہ کے روزوں میں حیض کا مسئلہ:

کسی عورت پر کفارہ واجب ہو جائے اور وہ مسلسل دو ماہ کفارے کے روزے رکھے تو درمیان میں حیض کے ایام عذر سمجھے جائیں گے اور ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے سے اس کے تسلسل میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، مگر پاکی کے بعد فوراً روزے رکھنے شروع کردے۔

اگر درمیان میں نفاس کا خون آجائے تو کفارہ صحیح نہیں ہوگا، دوبارہ روزے رکھے۔(۵)

کفارہ کے روزوں میں بیماری:

اگر ایک شخص کفارے کے روزے رکھ رہا تھا کہ درمیان میں بیمار ہو گیا اور کچھ روزے چھوٹ گئے تو تندرست ہونے کے بعد از سرِ نو روزے رکھے۔(۶)

کھانا کھلانے میں تسلسل ضروری نہیں:

اگر کوئی کفارے میں مسکینوں کو کھانا کھلا رہا ہے تو دو وقت مسلسل کھلانا ضروری نہیں ہے؛ بلکہ دن رات میں کھلائے یا رات اور سحر میں کھلائے یا دو دن دن کا، یا دونوں دن رات کا کھانا

---

(۱) ہدایہ:۱/۲۰۰ (۲) تاتارخانیہ:۳/۳۶۸
(۳) بخاری:۱/۲۵۹ (۴) مراقی الفلاح
(۵) بہشتی زیور:۳/۱۵ (۶) حوالہ سابق

کھلائے؛ بلکہ بیچ میں کچھ ناغہ ہوجائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ پہلے وقت جن فقراء کو کھلایا ہو دوسرے وقت بھی ان ہی کو کھلائے۔(۱)

ایک ہی غریب کو ساٹھ دن تک کھانا کھلانا:

اگر کسی نے روزے کے کفارے میں ساٹھ دن کسی ایک غریب کو دونوں وقت بٹھا کر کھلایا تو کفارہ ادا ہوجائے گا۔(۲)

یا ساٹھ دن تک کچا اناج (صدقہ فطر کی بقدر) یا اس کی قیمت دیتے رہے تب بھی کفارہ ادا ہوجائے گا۔(۳)

کفارہ میں غلہ یا اس کی قیمت:

اگر کھانا نہ کھلائے؛ بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دے تب بھی جائز ہے، البتہ ہر مسکین کو اتنا دے جتنا ایک آدمی کی طرف سے صدقہ فطر (۴) دیا جاتا ہے، یا اس کی قیمت دیدے تب بھی جائز ہے۔(۵)

---

(۱) قاموس الفقہ :۴/۲۹۱

(۲) فتاوی دارالعلوم:۴/۴۴۸

(۳) بہشتی زیور:۳/۱۶

(۴) صدقہ فطر گیہوں سے دیا جائے تو نصف صاع دیا جائے گا، نصف صاع کا وزن موجودہ وزن کے حساب سے ڈیڑھ کیلو ۴۷/گرام اور ۶۴۰/ملی گرام ہے(ایضاح المسائل:۹۸)

(۵) بہشتی زیور:۳/۱۶

ان صورتوں کا بیان جن میں قضا اور کفارہ واجب ہے

یہاں ان صورتوں کو بیان کیا جائے گا جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے۔

جان بوجھ کر جماع کرنا:

اگر کسی نے رمضان کے روزے کی حالت میں دن کے وقت جان بوجھ کر جماع کیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور میاں بیوی دونوں پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ضروری ہوگا۔(۱)

جماع بلا انزال:

اگر شوہر کے عضو خاص کا حشفہ (سپاری) بیوی کی شرمگاہ میں چھپ جائے تو دونوں کا روزہ فاسد ہوجائے گا، انزال ہو یا نہ ہو اور دونوں پر قضاء کے ساتھ کفارہ ضروری ہوگا۔(۲)

شوہر نے عورت سے زبردستی جماع کیا:

شوہر نے رمضان کے روزے کی حالت میں بیوی کی رضامندی کے بغیر زبردستی جماع کیا تو روزہ دونوں کا ٹوٹ گیا؛ البتہ شوہر پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا اور بیوی پر صرف قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔(۳)

---

(۱) تاتارخانیہ:۳۹۳/۳ (۲) شامی:۳۸۶/۳

(۳) فتاوی تاتارخانیہ:۳۹۳/۳

اوراگر بیوی جماع کے درمیان راضی ہوگئی تواس پربھی قضاء کےساتھ کفارہ ہوگا(۱)

روزے کی حالت میں کچا گوشت یا چاول کھانا:

روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کچا گوشت یا کچے چاول کھائے تو قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔(۲)

نمک کھالیا:

اگر کسی نے روزے کی حالت میں تھوڑا نمک بھی کھالیا تب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء کےساتھ کفارہ واجب ہوگا۔(۳)

گٹکھا اور کھینی کھانا:

اگر کسی نے روزہ کی حالت میں گٹکھا اور کھینی کھائی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء اور کفارہ دونو وواجب ہوں گے۔(۴)

بیوی کا تھوک چاٹنا:

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی یا محبوب کا تھوک روزے کی حالت میں چاٹ لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء کےساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔(۵)

---

(۱) ایضا (۲) فتاوی دارالعلوم:۶/۴۴۱
(۳) مراقی الفلاح:۳۶۳ (۴) قاموس الفقہ:۴/۲۹۰
(۵) حوالہ بالا

ان صورتوں کا بیان جن میں صرف قضاء واجب ہے

یہاں سے ان صورتوں کو بیان کیا جائے گا جن میں صرف قضاء واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں ہوتا۔

روزہ میں کنکر یا لوہے کے ٹکڑے کھانا:

اگر کسی نے روزے کی حالت میں کنکر یا لوہے کا ٹکڑا یا کوئی ایسی چیز کھائی جس کو نہ کھایا جاتا ہے اور نہ اس سے دوا کی جاتی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضاء کرے، کفارہ واجب نہیں۔(۱)

بھول سے کھانے کے بعد جان بوجھ کر کھایا:

کسی نے بھول کر کھالیا یا پی لیا، پھر یاد آنے پر اس نے سوچا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر کھانا کھالیا تو اس صورت میں قضاء ہے کفارہ نہیں۔(۲)

روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی روزہ دار کی طرح رہے:

رمضان میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو بھی باقی دن روزے داروں کی طرح رہے،

(۱) بہشتی زیور:۱۲/۳ (۲) ہندیہ:۱۳۲/۱

کھانے پینے میں مشغول نہ ہوجائے۔(۱)

بوس وکنار کی وجہ سے انزال:

اگر بیوی سے بوس وکنار کرتے ہوئے انزال ہوجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

احتلام کے بعد افطار:

احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے جیسا کہ پہلے گذرا؛ لیکن اگر کسی نے غلطی سے یہ سمجھا کہ احتلام کی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا اور پھر کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔(۳)

سخت بیماری میں روزہ توڑنا:

اگر کسی نے سخت بیماری کی وجہ سے روزہ توڑ دیا تو صرف قضاء کرے، کفارہ واجب نہیں ہے۔(۴)

منہ میں پان یا گٹکھا دبا کر رکھنا:

کوئی شخص منہ میں پان یا گٹکھا دبا کر سو گیا اور سحری میں آنکھ نہیں کھلی، صبح آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا، اب صرف قضاء کرے، کفارہ واجب نہیں ہے۔(۵)

کلی کرتے وقت پانی اندر جانا:

کلی کرتے وقت اچانک پانی چلا گیا اور اس کو یاد تھا کہ آج اس کا روزہ ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔(۶)

---

(۱) مراقی الفلاح:۳۵۹ (۲) شامی:۳/۳۷۹
(۳) شامی:۳/۳۷۵ (۴) شامی:۳/۳۷۵
(۵) بہشتی زیور:۳/۱۲ (۶) شامی:۳/۳۷۴

کان یا ناک میں دوا ڈالنا:

اگر کسی نے روزہ کی حالت میں کان یا ناک میں دوا ڈوالی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اورصرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔(۱)

حقہ یا بیڑی پینا:

روزے کی حالت میں حقہ یا بیڑی یا سگریٹ پینے سے رزوہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ صرف قضاء واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں۔(۲)

مسافر نے روزہ توڑ دیا:

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں روزہ رکھ کر سفر میں گیا اور سفر میں روزہ توڑ دیا تو صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔(۳)

مشت زنی کرنا:

مشت زنی بڑا گناہ ہے، عام حالات میں اس کی اجازت نہیں ہے(۴) اگر کسی نے روزے کی حالت میں مشت زنی کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔(۵)

عورت کی شرم گاہ میں انگلی داخل کرنا:

اگر شوہر نے بیوی کی شرم گاہ میں انگلی داخل کی اور انگلی پانی میں تر تھی تو بیوی کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔(۶)

---

(۱) ہندیہ:۱/۲۰۴
(۲) فتاوی دارالعلوم:۶/۴۱۴
(۳) احسن الفتاوی:۴/۴۵۸
(۴) حاشیہ الطحطاوی:۹۶،تاتارخانیہ:۱/۲۵۸
(۵) شامی:۲/۱۱۳
(۶) احسن الفتاوی:۴/۴۵۷

فدیہ کا بیان

فدیہ کیا ہے؟

فدیہ کی وضاحت خود قرآن میں موجود ہے:

"فدیه طعام مسکین " (۱) "فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے"

ایک روزہ کے بدلہ کسی مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلانا فدیہ ہے (۲) اور اگر کھانا کھلانا کے بجائے غلہ دینا چاہے تو صدقہ فطر (۳) کی مقدار ایک روزہ کی طرف سے دے دے۔(۴)

فدیہ کس پر واجب ہے؟

اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور روز بروز اس کی صحت گھٹتی جارہی ہو، ایسے شخص کو شیخ فانی کہتے ہیں، اس کو اپنے ہر دن کے روزے کی طرف سے فدیہ دینے کی اجازت ہے۔(۵)

---

(۱) البقرة :۱۸۴
(۲) خانیہ:۱/۲۰۲
(۳) اس کا پورا بیان گذر گیا
(۴) جامع الرموز:۱/۱۶۰
(۵) ہندیہ:۱/۲۰۷